Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.B.4.   16.B4

مین گرفتار رہکر عمر عزیز تمام کر دیتے ہین اور غالبًا اسی وجہ سے
اختلاف ادیان وکثرت فرق ہو گئی ہے کہ جب کسی طریقہ مستحدثہ
پر ایک عرصہ گذر گیا اوس قوم گروہ اور اونکی ذریات وتوابع مین وہی دین
ٹھہر گیا وباوجود بے اصل وخلاف دین برحق کے سمجھنے کی ننگ وعار کی
وجہ سے اوسکو ترک نکر سکے

اللہم احفظنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الآخرہ بحق محمد وجاہ محمد وآلہ الطیبین و
اصحابہ الطاہرین وارزقنا اتباعہم وشفاعتہم برحمتک یا ارحم الراحمین
وصلی اللہ تعالے علیہم اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

خاتمۃ الطبع

خدا عز وجل کا شکر ہے کہ ان دونون رسالہ اعانت المسلمین فی
امور الدین مولفہ مولوی محمد مجید الدین صاحب
سہارنپوری مطبع نامی گرامی منشی نول کشور مقام
کانپور مین بماہ ۔۔۔ سنہ ۱۸۷۷ عیسوی
حلیہ طبع سے آراستہ
ہوئی
فقط

INDIAN INSTITUTE

بے حیا و حریص تھے اپنا ہمراز و شریک مشورہ حصول ملک و سلطنت کرکے
عربی و فارسی زبان کو ملاکر ایک زبان ایجاد کی اور اپنا نام نمود اور ایک پسر کا نام
نمانمود اور دوسرے کا بوذ ظاہر کیا اور ایک نیا دین قائم کرکے اوقات ممنوعہ یعنی
وقت طلوع و غروب و عین استوا آفتاب مین تین نمازین اور فرض کین اور اسی
زبان مین ایک کتاب درباب قواعد و احکام دین جدید لکھکر اوسکا نام اقوزہ مقدسہ
رکھا تھا اور اسکو کتاب سماوی ظاہر کی کہ مجھپر نازل ہوئی ہے گویا
اولو العزم و ذہین و ذکی لوگ ہمیشہ جدید دین خلاف دین متین ایجاد کرتے
چلے آئے ہین ہندوستان مین یہ کوئی نئی بات نہین ہوئی ہے کہ مسلمان لوگ
اسکو بعید از مسلمانان و خارج از حیطہ امکان و داخل استعجاب سمجھین
بلاشک و شبہ اسی طرح پر نجد و یمن و ہدیدہ و ہندوستان مین یہ چار
امیر المومنین بنے تھے اور غور و تامل سے ایمان و خان و مان و جان
عزیز کے برباد کرنے کی یہ اصل پائی جاتی ہے کہ طبیعت انسانی آزادی
و خودسری و سرداری کو فی نفسہ پسند و اطاعت و فرمانبرداری شخص
غیر کو از حد ناگوار و سخت تر دشوار جانتی ہے اسکی رفع کے لئے
ذی علم و صاحب فضل و کمال و اولو العزم و ذکی و ذہین تو بہ توقع نجات
و حصول خودسری و صورت آزادی یہ سامان پیدا کر لیا کرتے ہین
گو آخر کار پہلی حالت سے بھی اور زیادہ تر ذلیل و خوار و بے دردو دیوالہ
ہوکر گتے کی موت مارے جاتے ہین مگر بیچارے مصیبت کے مارے
بے علم و کمال و پست ہمت اسی حالت اطاعت و فرمانبرداری

اور ہندوستان مین وہ کچھ فتنہ و فساد و ہدم مساجد و آثار کرام ہوئے جو شیخ نجدی سے عرب و نجد مین نہو سکی تھی اور سخت افسوس ہے کہ بسبب شرارت اصل موذیان کی جواب باب البدعۃ بمبتدع اول کا علماء کرام نہ لکھہ سکے اور نہ وے اقوال بیہودہ اوسکے یہان تک پھونچے کہ اون سے اور زیادہ تر بے دینی اس فرقہ ضالہ کی واضح و آشکارا ہوتی غالبًا مقلد رشید کو ملی ہونگی مگر جب انکے شرک بیہودہ کا وہ حال ہے تو انکی بدعات موجدہ کا بھی یہی خیال و قیاس کرلینا چاہیے مصرعہ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا + مسلمانان روے زمین کے ان سے پاک و صاف ہین اپنے چاہ کندہ مین وے اور اونکے متبعان و معتقدان ڈوب ڈوب کر مرگئے ہین — اور

بطور نمونہ ذکر بعض عقلاء سابقین مسلمین جنہون نے دین جدید ایجاد کی تھی

کتب تواریخ سے عیان ہے کہ پیشتر دیدہ و دانستہ بہت مسلمانون نے واسطے حصول دنیا کے اپنا دین کھوکر شدت ذہانت و لیاقت و طلاقت زبانی سے دین جدید ایجاد کرکے اوسکے قواعد خلاف دین حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بنائے تھے گو آخر کار بے نیل مرام برباد و تباہ ہوگئے چنانچہ منجملہ اونکے قصہ مسلیمہ کذاب و طلیحہ بن خویلد الاسدی کا مشہور و معروف و گوشزد اکثر مسلمانان ہے اور آخر عہد سلطنت عالمگیر بادشاہ مین محمد حسین نامے ساکن مشہد جو بڑا عالم و ذکی و ذہین و عقیل تھا ہندوستان مین آیا اور اراکین سلطنت کی نزدیک اپنا اعتبار و اعزاز و امتیاز بدرجہ غایت حاصل کیا اور اکثر امرازادگان کو اپنا شاگرد بنایا اور بعد فرخ سیر بادشاہ اونمین سے جنکو دین کی کچھہ رغبت نتھی اور از سرتا پا دنیا پر مائل و محض

و تصدیق قلبی کا ہے اور افعال مثل سجدہ و طواف و بوسۂ قبور وغیرہ کو ایمین
کچھ مداخلت نہین ہے اور افعال یا فرض و واجب و مسنون و مستحب و مباح
یا حرام و مکروہ ہوتے ہین اور بس و اصل موجد دین جدید و اوسکی مقلد رشید نے
خلاف دین حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجرد نفس
اعمال کو شرک و کفر ٹھہرایا ہے پس ظاہر و ہویدا ہے کہ بوث شرک شیخ نجدی اور اوسکے
مقلد رشید سے مسلمانان روے زمین کا دامن بالکل پاک و صاف ہے ایسا
لغو بے نشان ہے جو دشرک اونکے پاس تک نہین پہونچتا البتہ موافق اصول
عامہ المرء یؤخذ باقرارہ کی اس شرک اکبر مین خود موجدان اور اونکے پیرو یقیناً گرفتار
رہکر اپنا فرضی نقد ایمان کھوتے رہے ہین کہ موجدان کو ہمیشہ مولانا کہتے اور لکھتے
رہے اور اپنی جعلی امیر المومنین کو سید کہا گئے و عالم بالغیب اور اونکے اخبار
غیبی کو تسلیم کرتے رہے اور خود اونکے ذات کے لیے تعظیم بالقیام اور اونکی جوتیون
اور پالکی وغیرہ کی تعظیم و عزت ہمیشہ اور ہر وقت کیا کرتے تھے جو امور موافق
اونکے قواعد مقررہ و مسلمہ کے بسبب شرک اکبر ہونے کی کسی نبی کے لیئے
بھی نکرنی چاہیے تھی کہ جنکی شان رفیع مین خداے عزوجل نے عموماً ہمیشہ و ہر وقت
کے واسطے تعزروہ و توقروہ صراحۃً قرآن مجید مین فرمایا ہے الحمد للہ کہ جلد
اس فتنہ کا قلع و قمع ہو گیا اگر خدانخواستہ انکو ثروت سلطنت حاصل
ہو جاتی تو چند عرصہ مین بالکل پتہ و نشان دین متین کا نہ ملتا جیسے نجبار مین
کتب فقہ جلائی گئین ویسے قرآن شریف اور کتب احادیث و سیر سب جگہہ
حکومت سے بالکل نیست و نابود یا کم و بیش اور تحریف تو ضرور کر دی جاتین

وپیرو طریقہ روشن محمد کا بیان کرکے خلائق کو مہلکہ مین ڈالتے ہین خدا تعالے
اونکو شرما وے اور ایسی اقوال بیہودہ او دروغ محض سے نجات دے اصل کتاب
شیخ نجدی موجود ہے جسکا جی چاہے اوسکو دیکھے کہ اوس مفسد و مخرب دین
نبوی او معاند مقربان بارگاہ ایزدی نے کیا کیا بیہودہ بکا ہے او کس کسطرح
آیات قرآنی و احادیث نبوی کو شقاوت ازلی او خواہش نفسی سے تحریف کیا
ہے و اپنی عقائد او قواعد مستحدثہ پر آیات و احادیث غیر مناسبہ او بلا تعلق محض
سے صرف واسطے نمایش او فریب دھوکہ عوام کے کس جرأت و بے حیائی کے
ساتھہ استدلال لایا ہے اللہ تعالے علماء دین محمدی او متبعان و پیروان طریقۂ
نبوی کو دونو جہان مین جزائے خیر دے کہ اونہونے کس عمدگی او لطافت و ظرافت
کے ساتھہ اوسکی بے دینی کو ثابت و آشکارا کیا اور اوسکے دھوکہ و فریب
کو کالشمس فی نصف النہار ظاہر و نمایان کر دیا ہے اگر تائید غیبی محافظ و علماء
دین کی ہمت اس طرف متوجہ نہوتی تو آن حضرات نے دین کے تباہ و برباد کرنے
مین کوئی کوتاہی و کسر باقی نرکھی تھی اور ایک نیا دین اپنی طرف سے بنا کر قائم کر ہی لیا تھا
—— از انجا کہ تقویت الایمان ماخوذ و ترجمہ اونہین اقوال مردودہ و مطرودہ شیخ نجدی
کا ہے او مدار استدلال اسمین بھی وہی آیات و احادیث مستدلہ اوسکی غیر متعلقہ
و غیر مناسبہ مع اوسی تحریف کے ہین تو یہی تحریر علماء دین قوم اہل سنت و جماعت
کے واسطے تردید و ابطال اسکی بھی لفظاً لفظاً کافی و بس ہے اور تفصیل قال
و قیل کی کسی مسلمان با ایمان کو حاجت و ضرورت باقی نہین ہے او ہر ذی علم
و اکثر مسلمانان بے علم بھی خوب جانتے ہین کہ ایمان و کفر و شرک نام عقیدہ

اپنی جعلی و فرضی خلیفہ کی کب سنتے تھے اور کیا حقیقت اوسکی سمجھتے تھے روز بروز
اظہار عقائد و قواعد مین ترقی فرماتے رہے جب ان مسلمانان و محبان رسول ایزد منان
صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی بے دینی و معاند دشمن ہونے حضرت ختم المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کا یقین واثق ہو گیا اور کسیطرح کا شک و شبہ باقی نرہا اور وہان کے
علماء وقت نے بھی انکی تکفیر و قلع و قمع کا مثل علماء مکہ شریف کے فتوی لکھدیا تب ان
ضعفائے آن واحد مین ان سب کو جابجا قتل کر ڈالا اوس وقت شعلہ اس فتنہ کا
فرو ہوا اور یہ سعادت اون افغانان کو حاصل ہوئی اور اس واقع مین قابل
افسوس صرف اسیقدر ہے کہ مریدان خودغرض عیار ان پرفن نے سیدزادہ مرحوم
کو مفت قتل کرا دیا اور ون کا تہ تیغ ہونا کچھ مضایقہ نہین ہے کیونکہ پیشتر اس سے
ہر قوم و ملت مین بہت سی عقلاء وقت اولوالعزم ذکی و ذہین و شجاع و بہادر بتمناء
خواہش سلطنت مین اپنی جان بلکہ تمام خان و مان اپنا تصدق و برباد کر چکے ہین
کوئی نئی بات نہین ہے کہ اسپر کچھ خیال تک بھی کیا جاوے حسرت و افسوس کا تو کیا
ذکر ہے وبقیۃ السیف کو مطلق عبرت نہوئی اوسی عقیدہ فاسدہ و قواعد باطلہ کے
اغوا کرتے رہے و ان مقتولان سیف اسلام و انکے دفتر گاؤ خوردہ کے نام لینے
اور تذکرہ کرنے کی کوئی ضرورت کسی مسلمان محب سرور دو جہان صلی اللہ علیہ
وسلم کو نہین ہے مگر مجبور ہے اسلئے نام لیا و تذکرہ کیا جاتا ہے کہ بسبب
عدم واقفیت انکے حالات و خیالات اصلی کی اکثر آدمی ابتک معرض ہلاکت
و ضلالت مین گرفتار ہوتے چلے جاتے ہین و بعضے ذی علم بسبب تعصب
و ہٹ دھرمی یا عدم واقفیت خباثت اصلی کے شیخ نجدی کو دیندار و متبع سنت

امیر المومنین بنفس نفیس اپنی دست حق پرست سی نیزہ رنجیت سنگہ رئیس
سکہان کے مارکر اوسکو قتل کرینگے و بزعم انہین خیالات بی بنیاد و بے اصل
کے جو دماغ مین خوب منقش ہوگئی تہی اولاً تسخیر ملک پنجاب و استیصال سکہان
مناسب سمجہکر اون سے جا بہڑے مگر ایک لمحہ بہی اونکے سامنے نہ ٹہہر سکے
اور عار فرار کو سبب حیات سمجھے و بعد فرار مکرر پریشان حال مسلوب الحواس ملک
پنجتار مین پہونچے مولوی صاحب عالی ہمت نی واسطے پکڑنے پناہ اور ملنے جگہہ امن کے
وہان کے رئیس کو منصب جلیلہ خلافت راشدہ حضرت امیر المومنین کا عطا
فرمایا مے افغانان سادہ لوح بخیال انکے دیندار و مجاہد فی سبیل اللہ ہونے
کے انکی خدمت غلامانہ و اطاعت مریدانہ زاید از حد طاقت و حوصلہ بجا لائے
جو تدبیر مولوی صاحب کی موافق تقدیر نہوئی تو انکی نکبت و ہلاکت کا یہ سامان
ہوا کہ جب ان مجاہدین مغرورہ کی ہوش و حواس درست ہوگئے و تمام افغانان
اوس ملک و گرد نواح کو اپنا مطیع و فرمان بردار پایا اور اوس ملک کو زیر اقتدار
خود سمجہا تب علی الاعلان بلا خوف خطر اظہار دین جدید و توہین و تحقیر حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و اولیاء معظم شروع کیا اوس رئیس و خلیفہ نے بطرز دانشمندانہ
بمنت و عاجزی مولوی صاحب کو بہت سمجہایا کہ یہ ملک سچی و سیدہی مسلمانون
کا ہے انکو طاقت سننی ایسے اقوال کی نہین ہے آپ اپنی و اپنے قافلہ والون کی زبان
بند کرین اور اظہار خلاف دین و توہین حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
سے باز رہین ورنہ ان سے صبر و تحمل نہو سکے گا اور ایسی خرابی پیش آوے گی کہ اوسکا
دفعیہ ممکن نہوگا اور مین اوسکی اصلاح و مکافات کچھہ نکر سکونگا مگر مولوی صاحب

سیادا بنا بنایا گھر شیخ چلی کا ڈہے جاوے اور سلطنت ہاتھہ سے جاتی رہے مگر وقت وروہ
عرب وہان قواعد شیخ نجدی نظر والا سے گذرے اونکو واسطے رجوع خلائق و حصول
مال و دولت ذریعۂ فوز مرام و کلید قفل مراد پایا بلا تامل بدل و جان آنکھیں بند
کرکے قبول و تسلیم کیا اور اونکا ترجمہ ہندی مین لکھا و حسب موقع و مصلحت
وقت کچھ کم و بیش کرکے تقویت الایمان نام رکھا سے برعکس نہند نام زنگی کافور
و اکثر علما عہد کو بطمع مناصب و اقطاع ملک کے اپنا شریک و ہمسفیر بنایا بطمع
زخارف دنیاوی اون ایمان فروشون نے قرآن و حدیث چھوڑ کر انہین
قواعد جدید خلاف دین کا وعظ و درس شروع کیا او توہین و تحقیر شان
حضرت سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و اولیاء معظم کو دین
قرار دیا بمقتضاے کل جدید لذیذ بہت سے عوام اس ملک کے اور اکثر بھوکے بنگالی
دام تزویر مین پھنس گئے اور ایک لشکر جمع ہوگیا اوس وقت سید صاحب مسکین
کو امیر المومنین بنایا او خود خدمت کفش برداری اور پالکی اوٹھانے واسطے فریب
دہی خلائق اور اظہار عظمت و علو مرتبت حضرت پیر و مرشد ساختہ
و پرداختہ خویش لازم پکڑی چہ خوش

نظم

منکر می بودن و ہمرنگ مستان زیستن	وجد و منع بادہ صوفی این چہ کافر نعمتے است

او پھر روز نئے نئے اخبار بالغیب محض دروغ و بالکل بے اصل بیان کرکے گرفتاری کی
تقویت کرتے رہے او نئے نئے جانورون کو پھنساتے گئے او جمعیت بڑہاتے رہے کہ
امیر المومنین فرماتے ہین کہ فلان تاریخ ملتان و فلان تاریخ لاہور فتح ہو جاویگا
او فلان جمعہ کو امیر المومنین مع اپنے لشکر کے وہان غزا کرین گے او خود حضرت

وفکر یہ ساموں لوی صاحب کا بھی قریب قریب شیخ نجدی کے پھونچ گیا تھا
کہ وقت تصمیم تسخیر ہندسی انہون نے بھی تحقیر و توہین شان نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم و تذلیل حال اولیا ؓ معظم کو ذریعۂ اسکے حصول کا سمجھکر ایسا ہی
وعظ و درس شروع کیا تھا اوسوقت انکے برادران عموی و دیگر علماء دہلوی
خصوصًا مولوی رشید الدین خان صاحب مرحوم نے کہ سب تعلیم و تربیت
یافتہ مولوی شاہ عبد العزیز صاحب مغفور کی تھے بخیال اسکے کہ مبادا ہمارے
اساتذہ پر دھبہ اور ہمارے خاندان پر بٹہ لگے اور دین مین بھی رخنہ پڑے اور ایک
نیا دین پیدا ہو جاوے تنہائی و نیز مجمع خاص مین بہت سمجھایا کہ ایجاد عقائد
خلاف شرع متین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و فساد فی الدین و اختلاف
بین المسلمین تمہارے شان و خاندان سے بہت بعید ہے اس سے بچو اگر
واقعی تمکو کسی امر خاص مین شک و شبہ دامن گیر ہوا ہو تو کتب اہل سنت و جماعت
یہان سب موجود ہین ایک جلسہ کر کے اوسکو رفع کر لو و مخالفت علماء و توہین
عظماء سے درگذرو اسپر مطلق لحاظ و خیال نکیا روز بروز زیادتی ہو گئی تب
ان علماء نامدار ان نے علی الاعلان مسجد جامع مسائل نو ایجاد و اقوال خانہ زاد
مین انکے ساتھہ گفتگو و بحث کر کے ملزم و ساکت کیا جب ان سے کچھ جواب بن نہ آیا
اور عاجز ہو گئے اوسوقت علمانے فتوی موسوم بابطال الطغوی لکھکر اپنی مہرین
ثبت کر کے نقلین اوسکی بڑی بڑی شہرون مین وہان کے علما کی خدمت مین جو اقوال
پر ضلال سنکر پریشان حال تھے بھیجدین اور باوجود اس فضیحت و رسوائی کے مولوی صاحب
اونہین عقائد و اقوال اور ایسی توہین و تحقیر پر ثابت قدم رہے بلحاظ اسکے کہ

سید صاحب باکمال اونکے مزار سراپا انوار مرجع ابرار مظہر اسرار پر تشریف فرما ہوئے
اور مراقبہ کیا کہ ملاقات روحی حاصل ہوگئی اوسی وقت خواجۂ عالم ممدوح نے سید
صاحب پر توجہ قوی فرمائی کہ جس سے ابتدا نسبت چشتیہ کا اونکو حاصل ہوا
بعدہ اللہ تعالے جل شانہ نے اپنی ذات خاص سے بلا توسل و بلا واسطہ
کسی نبی یا فرشتہ کے نسبت چشتیہ عطا فرمائی جیسے حضرت آدم علیہ السلام
کو خود اسما سکھلائے تھے اور حضرت موسی علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام
کیا تھا و حضرت سیدنا و مولانا و شفیعنا و حامینا و ناصرنا سید الاولین والآخرین
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شب معراج مین اپنے پاس
بلوا کر کلام کیا اور جو کچھ قابل دینے کے تھا عطا کیا مگر نہایت حسرت و افسوس
ہے کہ سید صاحب موصوف نے عاشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت اویس قرنی قدس اللہ سرہ العزیز کے حال پر کچھ توجہ نفرمائی وے
بدستور بے حس و حرکت خواب غفلت مین سوتے رہے اگر اونکو بھی کچھ حس
و شعور مرحمت ہوتا تو وے بھی ضرور اپنی نسبت پیشکش کر کے خریداروں مین
شامل ہو جاتے شاید مولوی صاحب کے نظر عالی مین اونکی کچھ حقیقت
نہ سمجھی گئی اسلئے وے محروم رہگئے غرضکہ بیاوری قلم مولوی صاحب کے
سید صاحب مرتبۂ نبوت تک پہونچے و تینون نسبتین بھی بلا محنت و ذکر و شغل
و طلب و ارادت خود بخود حاصل ہوگئین اوس وقت مولوی صاحب نے
واسطے حصول اصل مرام و بہم رسانی اوسکی ساز و سامان کے حضرت
صاحب کمال کو ساتھ لیکر دورہ گشت شروع کیا اگرچہ چند کہ ذہن صائب

احدی متکفل انکے حالات و تربیت کی ہوئی یہانتک کہ ایکدن خدا تعالے نی دست
رہ است انکا اپنے دست قدرت خاص مین پکڑ کر انوار قدسیہ بس عجیب و غریب
انکی سامنے کیی اور فرمایا کہ یہ مینے تجھکو دیا ہے اور اور بہت کچھہ دونگا اور انہین
ایام مین کسی شخص نے سید صاحب سی بیعت چاہی سید صاحب نی اللہ تعالے
سے دریافت کیا اور اذن چاہا حکم ہوا کہ جو کوئی تیرے ہاتھہ پہ بیعت کرے گا گو وے
لاکھون ہون مین سب کو کفایت کرونگا یہ ہی بیان حصول نبوت اور نسبت
قادریہ و نقشبندیہ و چشتیہ اسطرح پر حاصل ہوئین کہ موافق انکے عقائد و فہم رسا کے
جو اولیاء عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین صدہا سال سے زیر زمین بے حس و تمیز
مثل جمادات پڑے تھے سید صاحب کی یمن قدوم و برکت نفس مقدسہ سے
اونکو عقل و شعور و ہوش و حواس اور سب طرح کے قوی نزاع و عطا و قطع منازل
حاصل ہوگئے چنانچہ روح پر فتوح سیدی و مولائے قطب عالم غوث اعظم محبوب سبحانی
حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رض و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ
ارواحہم و افاض علی العالمین بریہم و احسانہم باہم نزاع کرنے لگی اور ہر ایک انمین
سے چاہتے تھے کہ سید صاحب بالکمال بتمامہ ہمارے سلسلہ مین آجاوین اور ان
دونون حضرات مین ایک عرصہ تک یہی نزاع رہا آخرکار یہ فیصلہ ہوا کہ دونون ارواح
مقدسہ باہم ملکر وقت واحد مین اونکو دونون نسبتین القا و عطا فرماوین چنانچہ ایسا ہی
کیا ان سب حضرات نی تو بلا طلب و بلا درخواست دیگر ولائیتون و ملکون سے
حاضر آنکر یہ سعادت حاصل کی مگر نہ ہے قسمت حضرت خواجۂ عالم جناب قطب الدنیا
والدین بختیار کاکی اوشی طیب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ کی کہ خود ذات اقدس سے

خواہ مقیم تھی یاوارد حرم محترم مین بیٹھکر اوسکے باب الشرک کا جواب لکھا اور بفظاً لفظاً
اوسکو رد و باطل کیا اور لکھا کہ یہ عقائد و قواعد بالکل خلاف دین متین حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور اس فرقہ اور ان عقائد والون کے کفر پر فتوی لکھکر سب نے
مہرین ثبت کین الحمد للہ زہق الباطل وبعد فراغ نماز عصر علما زاد اللہ ہمتوجہ تحریر
جواب باب البدعۃ کے ہوئے تھی کہ طائف کے ستم رسیدون نے وہان پہونچکر حالات
ظالمین الضالین جو طائف مین گذرے تھی بیان کیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ
اشر الناس بارادہ قتل وغارت مکہ شریف مین آنے والے ہین اسلیے وہ مجمع متبرک
متفرق ہوگیا جواب لکھا گیا ازان بعد باغوائے بقیۃ السیف یمن و ہدیدہ مین بھی
امیر المومنین بنے اور مسلمانون کو غارت و قتل کیا اور کوئی مرتبہ ایذا و تکلیف کا باقی
نہ رکھا آخر خود طعمہ تیغ اسلام ہوگئے جو کہ ہندوستان مین مولوی اسمعیل صاحب بھی
بڑے ذی علم و ذکی و ذہین و اولو العزم تھے ہوائے سلطنت انکی بھی دماغ معلی مین
جمی اور اسواسطے تسخیر ملک ہند کے فوج و دولت درکار ہوئی ازانجا کہ خود انکی وقعت
و عظمت عیون خلائق مین اوس درجہ کی نتھی اسلیے خود امیر المومنین نہ بنے ایک سید غریب
و مسکین کو بظاہر پیر و مرشد اپنا بناکر جولانی قلم و تیزی زبان سے بہ تحریر صراط المستقیم
لیاقت امیر المومنینی بلکہ درجہ اعلی نبوت بلکہ بمراتب اوس سے بھی بالاتر پہونچادیا کہ
حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دست مبارک سے
اونکو تین خرمی کھلائے اور حضرت امیر المومنین و امام المسلمین علی مرتضی علیہ السلام
نے اپنی دست مبارک سی اونکو غسل کرایا اور حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا نے اپنی دست شفقت سی اونکو لباس فاخرہ پہنایا اور عنایت الہی بلا توسط

مختصر حال مولوی اسمعیل صاحب متعلقہ رشید

وذریات حضرت مرتضوی تھے کسی سید زادہ پر ان سفاکان بے دینان کو
رحم نہین آیا وبعض ناعاقبت اندیش بارادۂ مصمم ہدم روضہ منورہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مع آلات قلع وقمع جو عین متوقع پر پہونچے باعجاز نبوی کامیاب نہوئے
دیکبیک شعلہ تف اژدہاے خونخوار داخل ہوا رہو گئے اور فورا اونمین ایسا تعفن
پیدا ہوا کہ باقی گروہ اونکی تغسیل وتکفین وتدفین کچھہ نکر سکے مثل کتون کے پاون
پکڑ کے گھسیٹتے ہوے لیگئے ویسے ہی جنگل مین پھینک کر چلے آئے تب غضب الٰہی
ان ستمکاران پر اسطرح نازل ہوا کہ جب حال مفصل اس فرقہ مستحدثہ وانکے
قواعد باطلہ وعقائد فاسدہ وبغاوت ظاہرہ وخونریزی باہرہ کا سلطان کو
معلوم ہوا حکم بنام خدیو مصر صادر کیا کہ اس گروہ بغاوت پژوہ ودشمنان دین
کا استیصال اسطور پر کیا جاوے کہ نام ونشان باقی نرہے بتعمیل اوسکے
ابراہیم پاشا سپہ سالار فوج ملک مصر نے اکثر ان بے دینان کو سنہ ۱۲۳۳ ہجری
مین بذریعہ آب تیغ داخل جہنم کر کے اوس ملک کو اونکی نجاست سے پاک کیا اور جو
اول مقابلہ مین مقام جدہ سے سعود نامسعود بھاگا تھا تو اوسکی تاریخ ہرب السعود الخارجی
ہے اسی کو انکے ہلاک اس فتنہ کے تہ خاک ہونیکی بھی تاریخ سمجھی جاوے کیونکہ
اونہین چند روز مین یہ سب مجمع فی النار والسقر ہو گیا تھا چند بے جان بچا کر
پہاڑون وجنگلون مین جا چھپے جنکے ذریعہ سے یہ کفر یمن وہندوستان مین شائع
وذائع ہوا اور جسدن روز سعود نامسعود نے طائف سے لوٹکر مکہ معظمہ کے غارت وقتل کا ارادہ
کیا تھا ایک روز قبل رسالہ قواعد دین جدید مرتبہ ومختصر کردہ محمد ابن شیخ نجدی
کا اپنے باپکی بڑی کتاب سے وہان پہونچا بعد نماز جمعہ بالاتفاق تمام علما موجودین نے

افضل و اعلی ہے اس دشمن نبوی نے صنم اکبر نام رکھا تھا و بزعم باطلہ اپنے یہ سمجھا
کہ میرے ان ہذیانات سے کل مخلوق خدا اونکی طرف سے متنفر ہو کہ میری طرف
متوجہ ہو جاویگی اور مال و دولت و جمعیت خلائق خود بخود حاصل ہو کہ صرف تیزی
زبان و قلم سے مفت شہنشاہ بن جاؤنگا اور اوس کتاب میں صراحۃً کل مسلمانان
روے زمین کو حلاًو حرباً و ضمناً جمیع اموات حتی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کو قطعی کافر و مشرک قرار دیکر حکم جہاد و قتل صادر کیا اور باظہار زیارت
و داخلی کعبہ شریف کے انبوہ کثیر نامعدود کے ساتھ سعود نامسعود اپنی فرزند
کو شروع محرم ۱۲۲۱؁ہجری مین روانہ کیا اس فریبی دھوکے سے اوسنے دفعۃً
وہان جاکر حرمین شریفین و نجف اشرف و کربلاے معلی و طائف وغیرہ بلکہ
خاص خانۂ کعبۂ محترم کو بالکل غارت و تباہ کر دیا اور واسطے اظہار اپنی شوکت
و عظمت کی بنام نہاد اداے سنت نبوی اونٹون پر چڑھکر طواف کعبۂ معظمہ
کا کیا اور تمام حرم محترم او بیت اللہ المکرم کو لید و پیشاب سے بھر دیا اور سقدر
ظلم و تعدی و فسق و فجور خاص حرم مین او خونریزی شرفا و سادات کرام کی
کی کہ اوسکا ایک شمہ بھی یزید پلید نے نکیا تھا و تمام آثار و مشاہد نبوی و مساجد
و تبرکات صحابۂ کرام کو نیست و نابود و مسمار کر دیا او پیشوایان دین کی قبور کا تو کیا
ذکر ہے اونکی ہڈیان تک نکال کر منتشر و پریشان کر دین او تمام ملک بالکل لوٹ
لیا بعد چند عرصہ سواے سادات کرام کے اور مخلوق کو امن دیا کہ اپنی خانہائے
جاروب دادہ مین آنکر آباد ہون سادات کرام کو جہان کہین پایا اوسی جگہہ
شربت شہادت پلایا گویا یہ ناخدا ترس تشنگان خون اہل بیت مصطفوی

مفر نہین ہے چاہیے کہ تم سب مسلمان متفق ہو کر کسی شخص لائق و دیندار کو
منتخب کر کے اپنا بادشاہ مقرر کرو جو اوسکے عزیز و اقارب اس کید مین شریک
تھے اونہون نے چلا کر و غل مچا کر کہا کہ سوائے ذات گرامی کے ہمکو اور کوئی لائق
اس منصب جلیلہ کے نظر نہین آتا اوسوقت اس عیار ہوشیار نے اپنی نہایت
مرتبہ کی نفرت و بیزاری دنیا سے ظاہر کی اور کہا کہ مجھکو اسکی طرف بالکل رغبت
نہین ہے مجھے اس سے معاف رکھو بعدہ سب مجمع نے متفق ہو کر اصرار کیا کہ
جسطرح ہو آپ اسکو قبول فرماوین اور کوئی ہم مین اسکی لیاقت و قابلیت نہین
رکھتا تب کہا کہ مجبوری ہے مخالفت بھائی مسلمانون کی کرنی مناسب نہین
ہان ایک شرط سے مین تمہاری سرداری قبول کرتا ہون کہ تم سب میری
اطاعت عقائد و افعال مین کرو کسی امر مین مخالفت روا نرکھو اوسوقت جملہ
حاضرین نے بعہد و پیمان اس امر نامعقول سراپا مجہول کو قبول و تسلیم کر لیا
تب تو شیخ نجدی پھولے نہ سمائے اوسوقت امیر المومنین بن بیٹھے و بجائے
نام سلطان اپنا نام خطبہ مین پڑہا و ذریات موجودہ کو بنام زد خلفائے راشدین
جابجا متعین کیا تاکہ مال و دولت و ساز و سامان غارت و بغاوت و آلات ضرب
و حرب جمع کرین آخر خود ایک کتاب درباب عقائد و قواعد دین جدید و تکفیر و تحقیر
شان عالی شان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و دیگر پیشوایان
دین کی لکھکر تمام نجد مین خلفا کے پاس وعظ و درس و تشہیر کے لیے بھیجدی روضہ
منورہ حضرت سرور عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا جو باتفاق علماء دین
کے آسمان و زمین و کل بقعات متبرکہ حتی کہ کعبہ معلی و عرش اعظم سے بھی

افضل

ہو جاتا ہے جب اونمین وثوق عقیدت اپنا پایا جاوے تو امور دینی مین
برخلاف اونکے دین سابقہ کے ایسے طریقے تلقین و ایجاد کیے جاوین کہ اونکی طبائع
اوس اگلے طریق سے بیزار ہو جاوین اور اسکی اطاعت و رضامندی پر
مستحکم ہو کر خود بخود اپنے پاس کا روپیہ خرچ کرنے و اسکی تبعیت و اعانت
و خیر خواہی مین جان دینی کو آمادہ و مستعد ہو جاوین اوس وقت بحیلہ آراستگی
دین جدید کے ملک دوسرے کا چھین لیا جاوے اور عقلاء سابقین نے بھی
پیشتر ایسے ہی سامان کیے ہین اوسوقت سب مجمع نے شیخ نجدی کی
رائے اور اس طریق سوم کے مکر و فریب کو بالاتفاق پسند کیا اور اسی روز
سے دام تزویر کا پھیلانا شروع کیا اور کہا کہ بعد حصول جمعیت قلیل کے
بلا مزاحمت و ممانعت ملک نجد و عرب پر قبض و تصرف کر لیا جاوے کہ وہان
بسبب فساد باہمی و ضعیف الحال کے کوئی ترک باقی نہین ہے صرف مکہ مین
شریف کے پاس سیقدر غلام ہین وے تاب مقابلہ و مقاتلہ کی نلا سکین گے حرمین
کو جو قرب و جوار مین واقع و معمور ہین دولت بیحساب سی اوس کو لوٹ لیا جاوے بعد
حصول اس دولت کثیر و شوکت و طاقت عظیم کے قصد روم و شام کیا جاوے
واسطے انجام اس مرام کے علماء نجد و رئیسان امصار و قریات کو بروز جمعہ
جمع کر کے سلطان روم کے ضعف و بے طاقتی کو ظاہر کیا اور کہا کہ
جو شخص اپنے گھر کا بند و بست نکر سکے اوسکا نام بلفظ سلطان خطبہ نماز مین پڑھنا
دروغ و حرام محض ہے اس سے ہر مسلمان کو احتراز و اجتناب واجب مگر
واسطے انتظام امورات دنیوی واجرائے احکام دینی کے بادشاہ سے بھی

لوگ خاص اوسکی بیعت مین مقید و پابند تھی حسب اتفاق اوسی عرصہ مین بسبب تنازع
باہمی و متواتر قتل ہونے چند سلاطین کے انتظام ملکی مین اختلال و قوت فوجی
ملک روم مین اضمحلال واقع ہوا اسکی شقاوت ازلی نے یہ رنگ دکھلایا کہ ہواے
سلطنت کو اسکے دماغ مین بھرا اسنے بوجہ بلند حوصلگی کے موقع وقت کو
غنیمت جانکر عزم لینے مملکت روم و شام و عرب وغیرہ کا مصمم کیا اور اپنے عزیز
و اقارب کالعقارب سے کہ ہر ایک علم و تیزی عقل و جودت ذہن مین ممتاز
تھا مشورت چاہی و ۱۸ سنہ ہجری مین جلسۂ خلوت منعقد کیا و کیفیت سلطنت روم
و اپنے ارادۂ فاسد کو ظاہر کرکے بیان کیا کہ انسان کے لیے کوئی فضل و اقتدار
بہتر سلطنت سے نہین ہے اگر انتظام اسکا بن پڑا تو دراتنا نسلاً بعد نسل
یہ حکومت و عزت قائم رہتی ہے اور اسکا حصول ابتدائً تین ہی طریق سے
ہو سکتا ہے ایک یہ کہ خود بعمر جوان و شجاع و بہادر و قوت وار ہو اور چند
اوباش کو اپنا رفیق کرے و لوٹ مار سے اونکا پیٹ بھرے رفتہ رفتہ فوج
و سامان مہیا کرکے کسیکی سلطنت چھین لیوے یہ ہم سے غیر ممکن ہے دوسرے
یہ کہ سلطنت کے نواح مین تاجرانہ یا مسافرانہ قیام کرکے وہان کی رعایا و ذی عزت
و اہل قابو کو اسقدر داد و دہش و مراعات سے راضی و خوشنود کیا جاوے کہ وے
لوگ اسکو اپنا سلطان و حاکم قرار دیکر درپئے تخریب و بربادی بادشاہ وقت کے
ہو جاوین اسکے واسطے زر خطیر و عمر طویل چاہیئے تو اسکا سامان بھی ہمسے
نہین ہو سکتا تیسرے یہ کہ مذہب دینی مین طریقۂ ریاضت و عبادت کا
ظاہر اختیار کیا جاوے کہ اسمین خواہ مخواہ رجوع خلائق و وقعت و عظمت

کرتے ہین واکثر اشخاص ذی علم بھی کسی نہ کسی مصلحت بیہودہ سے اوسکی تائید و پیروی
کرنے لگے و بعضے بخیالات فاسدہ پنبہ در گوش و بعضے پنبہ در دہن بن گئے الحاصل
مین نے ابتدا شعور و سن تمیز مین جب بعض فقرات تقویت الایمان کے سنے
نہایت متعجب و حیران ہوا کہ الٰہی ایسے کلمات ناشایستہ محض بے ادبانہ و سراپا
گستاخانہ کیسے کسی مسلمان کی زبان سے بالخصوص اوس شخص سے کہ جسکا نشو و نما
و پرورش خاندان فضل و کمال مین ہوا ہو کیونکہ آبا و اجداد و اساتذہ خود کہ مقتدا
و مستند وقت تھے نکل سکتے ہین کہ اس سے زیادہ کوئی کلمہ کسی نصرانی و یہودی
نے بھی اپنی تحریر مخالفانہ مین نہین لکھا تب یہ سمجھا کہ شاید اسمین کوئی وجہ خاص و مصلحت
مخفی ہے اوسوقت سے برابر اسکی تفتیش و تنقیح و انکشاف اصل حال مین رہا اور
وقت دریافت زبانی بعضے ذی علم و ذی اعتبار ون کے حالات ستتار ہا جنپر
اعتبار و اطمینان نہوتا تھا اور جی قبول نکرتا تھا کہ متقی پرہیزگار ذی علم مدعی
دین اسلام ایسا فساد محض خلاف دین کر سکے و دیدہ و دانستہ جیتی مکھی نگلکر اپنے
آپ کو خرابی و پریشانی مین ڈال لیوے بعد مدت دراز بمعائنہ کتاب شیخ نجدی
رئیس الطائفہ کے یہ عقدہ حل ہوا و اصل کیفیت و وجہ ان اقوال بے باکانہ و دریدہ
دہنی کی بملاحظہ خلاصۃ تاریخ محمد بن نصیر الشامی واقعہ شیخ نجدی سے صاف صاف
منکشف و واضح ہوگئی و راز مخفی آشکارا ہوگیا اور جو بیان بعض آدمیون کا
تھا تصدیق کو پہونچا سنو وہ یہ ہے کہ شیخ عبد الوہاب نجدی شریف زادہ اولاد
ایک بزرگ نامی سے صاحب علم و فضل و اولو العزم و ذکی و ذہین و بسبب زہد و تقوی
ظاہری کے مرجع خلائق تھا و طریقہ آبائی پیری و مریدی کا رکھتا تھا و بہت سے

تفصیل حال شیخ نجدی اور معتقدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی افضل البشر محمد ختم المرسلین و علی آلہ
و اصحابہ و اتباعہ اجمعین کے خاکسار ہیچمقدار خیر خواہ مومنین محمد مجید الدین
سہارنپوری خدمت برادران مسلمین و حضرات منصفین مین ظاہر کرتا ہے کہ ابتداء
ظہور اس دین بے تمکین کی شیخ عبد الوہاب نجدی سے ہوئی تھی اور اسی وجہ
سے اس مذہب والون کو وہابیہ کہتے ہین اور وہ شیخ نجدی بطمع دولت دنیوی
و ثروت ظاہری کے جماعۂ جہال کو بہ پند و نصائح پر قبایح اپنے قابو مین لایا اور
جو لوگ کہ احکام دین متین شریعت محمدی کو اپنی جان و مال پر ناگوار جانتے تھے
و اطاعت علماء شریعت و شیوخ طریقت مین اپنی کسر شان سمجھتے تھے
اوس مرکب شیطان علیہ اللعن کی اطاعت و غاشیہ برداری کرنے لگے اور ابتک

Ajanatul Moosalmin

INDIA INSTITUTE

بعون صانع بیکون و مکان و فضل خلاق زمین و زمن

بیان اختراع وایجاد مذہب فرقہ وہابیہ یعنی رسالہ

اعانت المسلمین

فی

اعزاز الدین

مصنفہ عالم المعی و فاضل لوذعی جناب مولوی محمد مجید الدین صاحب سہارنپوری

مطبع نامی منشی نولکشور میں لطبع مزین ہو مقبول اہل جہان ہو

I'ānat al-Musalmīn.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.